

تحقیقاتِ نادرہ پر مشتمل عظیم الشان فقہی انسائیکلو پیڈیا



الْعَطَايَا النَّبَوِيَّةُ فِي  
الْفُتَاوَى الرَّضَوِيَّةِ

# فتاویٰ رضویہ



جلد 6

مع تخریج و ترجمہ عربی عبارات

تصنیف لطیف۔۔ اعلیٰ حضرت، مجدد امام احمد رضا

ALAHAZRAT NETWORK

اعلحضرت نیٹ ورک

www.alahazratnetwork.org

اس قدر نو پیدا ہو کہ آخر جتنے جتنے ایک زمانہ چاہئے۔ میں یہاں اصل نزاع کی بحث و تحقیق میں نہیں ان کے اقتدا کا حکم واضح کرنا ہے لہذا اس کی طرف رجوع مناسب۔

بالجملہ اصلاً محل مشرب نہیں ان صاحبوں نے تقلید کو شرک و کفر اور مقلدین کو کافر و مشرک کہہ کر لاکھوں کروڑوں علماء اولیاء و صفا و اصفیاء بلکہ امت مرحومہ محمدیہ علی مولہا و علیہ الصلوٰۃ و التحدیۃ کے دسلس حصوں سے نکر کو علی الاعلان کافر و مشرک ٹھہرایا۔ وہی علامہ شامی قدس سرہ السامی کا ان کے اکابر کی نسبت ارشاد کہ اپنے طائفہ تالفہ کے سوا تمام عالم کو مشرک کہتے اور جو شخص ایک مسلمان کو بھی کافر کے خواہر احادیث صحیحہ کی بنا پر وہ خود کافر ہے اور طریقہ کہ اس فرقہ ظاہر یہ کو ظاہر احادیث ہی پر عمل کا بڑا دعویٰ ہے امام مالک و احمد و بخاری و مسلم و ابو داؤد و ترمذی حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی و النقطہ لیسلسلہ الفاظ مسلم شریف کے میں۔ ت۔ حضور اقدس ﷺ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ایسا امری قال لا خیرہ کافر فقد باد بها احدہما یعنی جو شخص کسی کفر کو کافر کے تو ان دونوں میں ان کا کہنا قال والا رجعت علیہ۔ ایک پر یہ بلا ضرور پڑے گی اگر جیسے کہا وہ حقیقتہً

کافر تھا جب تو خیر و نہیر کلمہ اسی کہنے واسلے پر

صحیح بخاری میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور ﷺ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اذا قال الرجل لا خیرہ یا کافر فقد باد به جب کوئی شخص اپنے بھائی مسلمان کو یا کافر کے تو ان دونوں میں ایک کا رجوع اس طرف بیشک ہو۔ امام احمد و بخاری و مسلم حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور ﷺ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لیس من دعا س جلا یا لکفر او قال عد و اللہ جو شخص کسی کو کافر یا دشمن خدا کے اور وہ ایسا نہ ہو کہ اسے اسی پر پلٹ آئے اور کوئی شخص کسی کو فسق یا کفر کا طعن نہ کرے گا مگر یہ کہ وہ اسی پر اسے پھرے گا اگر جس پر

سلفہ صحیح مسلم باب بیان حال ایمان الخ مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی ۵۷/۱  
سلفہ صحیح البخاری کتاب الاصل باب من کفر افام الخ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی ۹۰/۲  
سلفہ صحیح مسلم باب بیان حال ایمان من قال لا خیرہ المسلم یا کافر مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی ۵۷/۱





المؤمن یقین علی نفسه (الانسان دوسرے کو اپنے اوپر قیاس کرتے ہیں) جب اُس نے اسے کافر یا مشرک یا فاسق کہا اور وہ ان میں سے ایک تھا تو حقیقت یہ اوصاف دہمیر اسی کہنے والے میں تھے جن کا عکس اُس آئینۃ الہی میں نظر آیا اور یہ اپنی سفاہت سے اُس کریہ بدنما شکل کو آئینۃ تابان کی صورت سمجھا حالانکہ دامن آئینہ اس ٹوٹ و خرابی صاف و منزہ ہے۔ یہ تو حدیث تھی جو حکم یقولون من خیر قول البہیۃ (وہ ساری مخلوق سے بہتر کا قول کہتے ہیں۔ ت) ان کا زبانی وظیفہ ہے اور دل کا وہی حال جو حدیث میں ارشاد فرمایا: لا یجاوز تراقیہم (ان کے حلق سے) (اسلام) تجاوز نہیں کرے گا۔ ت)

اب فقہ کی طرف چلے بہت اکابر ائمہ مثل امام ابو بکر عثمٰں وغیرہ عامہ علمائے بلخ (بعض ائمہ بخارا رحمۃ اللہ علیہم) علیہم احوال و پیش مذکورہ پر نظر فرما کر اس حکم کو یوں ہی مطلق رکھتے اور مسلمان کی تکفیر کو علی الاطلاق موجب کفر جانتے ہیں۔ سیدنا اسماعیل نامی شریعہ و رد و غرضوں کی خبر میں فرماتے ہیں:

لو قال للمسلم کافر کان الفقہ ابو بکر الاعمش یقول کفر وقال غیرہ من مشایخ بلخ لا یکفر واقفقت هذه المسئلة بخارا فاجاب بعض ائمة بخارا انه یکفر فرجہ الجواب الیہ بلخ انه یکفر فمن اذنی بخلاف قول الفقہ ابی بکر مرجع الی قوله لا مدخرا

اگر کسی نے مسلمان کو کافر کہا تو فقہ ابو بکر اعمش اسے کافر قرار دیتے اور مشایخ بلخ میں سے دوسرے علماء کافر نہیں کہتے۔ اتفاقاً یہ مسئلہ بخارا میں پیش آیا اور بعض ائمہ بخارا نے ایسے شخص کو کافر قرار دیا تو یہ جواب پس لگایا (یعنی کافر کہا جائیگا) تو جس شخص نے ابو بکر اعمش کے خلاف فتویٰ دیا تھا انھوں نے ان کے قول کی طرف رجوع کر لیا (مخصوصاً) ت)

رسالہ علامہ بدر الدیشید پیر شریعہ فقہ اکبر ملا علی قاری میں ہے:

فرجہ הכל الی فتاوی ابی بکر البلیخی وقالوا کفر الشائع

تمام علماء نے ابو بکر طنجی کے اس فتویٰ کی طرف رجوع کرتے ہوئے اس طرح گالی دینے والے کو کافر قرار دیا (ت)

احکام میں بعد عبارت مذکورہ کے ہے:

وینبغی ان لا یکفر علی قول ابی الیث وبعض ائمة بخارا۔

ابو الیث اور بعض ائمہ بخارا کے قول پر مناسب یہ ہے کہ کافر نہ کہا جائے۔ ت)

۱۔ حدیث مذکورہ شرح طریقہ محمدیہ النوع الرابع من الانواع الستین الکذب مطبوعہ مکتبہ نوید رضویہ فیصل آباد ۲/۲۱۲

۲۔ شرح فقہ اکبر ملا علی قاری فصل فی الکفر صریحا و کناہا مصطفیٰ البانی مصر ص ۱۸۱

۳۔ حدیث مذکورہ شرح طریقہ محمدیہ النوع الرابع من الانواع الستین الکذب مکتبہ نوید رضویہ فیصل آباد ۲/۲۱۲



اور مذہب صحیح و معتد و مرجع فقہائے کرام میں تفصیل ہے کہ اگر بطور سبب و دشت نام یہ اعتقاد تکفیر کہا تو کافر نہ ہوگا جیسے بیابا کوں بے قیدوں کو خربے لجام و سگ بے زنجیر کہیں کہ معنی حقیقی مراد نہیں و رد کافر ہو جائے گا۔ فتاویٰ ذخیرہ و فصول عمادی و شرح در رد و غیر و شرح نقایہ بر جندی و شرح نقایہ قسستانی و نہر الفائق و شرح و ہبانیہ علامہ عبدالمبر و در مختار و حدیقتہ ندیر و جواہر اخلاطی و فتاویٰ عالمگیری و رد المحتار و غیر ہا کتب معتدہ میں تصریح فرمائی کہ یہی مذہب معتد و مختار الفتویٰ و مفتی بہ ہے۔ علماء فرماتے ہیں جب اس نے اپنے اعتقاد میں اسے کافر سمجھا تو وہ کافر نہیں بلکہ مسلمان ہے تو اس نے دین اسلام کو کفر سمجھا لیا اور جو ایسا کہے وہ کافر ہے۔

اقول و باللہ التوفیق تو فیہ اس دلیل کی علی حسب ہر اہم (ان کے مقاصد کے مطابق - ت) یہ ہے کہ کافر نہیں مگر وہ جس کا دین کفر ہے اور کوئی آدمی دین سے خالی نہیں، نہ ایک شخص کے ایک وقت میں دو دین ہو سکیں۔

فان الکفر والاسلام علی ضربین فی النقیض  
بالنسبة الی الانسان لا یجتمعان ابدا  
ولا یتبعان قال تعالیٰ اِمَّا شَا کَثْرًا وَاِمَّا مَسَا  
کُفُوًا وَاِنْ قَالَ تعالیٰ مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ  
مِنْ قَلْبَیْنِ فِیْ جَوْفَیْہٖ۔  
کیونکہ کفر اور اسلام ایک انسان کا نسبت نقیض کی دو طرفوں  
میں نہ تو یہ ہمیشہ جمع ہو سکتے ہیں اور نہ ہی مرتفع۔  
اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے، یا وہ شاکر ہو یا کافر  
دوسرے مقام پر فرمایا، اور ہم ایک آدمی کے سینے میں  
دو دین نہیں بنائے۔ (ت)

اب جو یہ شخص مثلاً زید بن کافر کہتا ہے اس کے یہ معنی کہ اس کا دین کفر ہے اور زید واقع میں بیشک ایک  
دین سے متصف ہے جس کے ساتھ دوسرا دین ہو نہیں سکتا تو لاجرم یہ خاص اسی دین کو کفر بتا رہا ہے جس سے زید  
اتصاف رکھتا ہے اور وہ دین نہیں مگر اسلام تو بالضرورة اس نے دین اسلام کو کفر سمجھا لیا اور جو دین اسلام کو  
کفر قرار دے قطعاً کافر۔ اب عبارات علماء سنیہ، ہندیہ میں ہے،

المختار للفتویٰ فی جنس هذه المسائل ان  
القائل بمثل هذه المقالات ان کان امو  
الشتم ولا یعتقد کافر الا یکفر وان کان  
یعتقد کافراً فخطیبه بہذا ابتداء علی  
اس قسم کے مسائل میں فتویٰ کے لئے مختار یہ ہے کہ ان  
اقوال کا قائل اگر مراد گالی لیتا ہے اور اسے اعتقاد کافر  
نہیں گردانتا تو وہ کافر نہیں اور اگر اسے اعتقاد کافر  
گردانتے ہوئے اسے کافر کہتا ہے تو پھر یہ کفر ہوگا کہ انی

اعتقاده انہ کافر یکفر کذا فی الذخیرۃ انتہی  
نہاد الشامی عن النہر عن الذخیرۃ لانہ  
لما اعتقد المسلم کافر افقد اعتقد دین  
الاسلام کفرًا۔

در مختار میں ہے،

عن رائد الشامی بیا کافر وہل یکفر ان اعتقد  
المسلم کافرًا نعم والا لایہ یفتی بکے

الذخیرۃ انتہی، شامی نے نہر کے حوالے سے ذخیرہ سے  
یہ اضافہ نقل کیا ہے کیونکہ وہ ایک مسلمان کو کافر مان رہا  
ہے گویا اس نے دین اسلام کو کفر گردانا ہے۔  
(ت)

”یا کافر“ کے ساتھ گالی دینے والے پر تعزیر نافذ  
کی جائے گی، کیا وہ شخص کافر ہوگا جو مسلمان کو  
کافر گردانتا ہے؟ ہاں وہ کافر ہوگا اور اگر کافر نہیں گردانا  
تو کافر نہیں، اسی پر فتویٰ ہے (ت)

علامہ ابراہیم اعلاطی نے فرمایا،

المختار للفتویٰ فی جنس هذه المسائل  
ان النکاح اذا امر اذ به الشتم لا یکفر و اذا  
اعتقد کفرًا لم یحاطب یکفر لانہ لما  
اعتقد المسلم کافرًا فقد اعتقد ان دین  
الاسلام کفرًا ومن اعتقد هذا فهو کافر بکے  
علامہ عبد العلی نے شرح مختصر الوقایہ میں فرمایا،

ان مسائل میں مختار اور مفتی یہ بھی ہے کہ اگر قاتل نے اس  
سے گالی مرادی تو کافر نہیں ہوگا اور جب مخاطب کو  
کافر مانے لگا تو کافر ہو جائے گا کیونکہ جب اس نے  
ایک مسلمان کو کافر جانا تو گویا اس نے دین اسلام کو  
کفر جانا اور جو ایسی بات کا اعتقاد رکھے وہ کافر ہوتا ہے۔ (ت)

اس شخص کے کفر کے بارے میں اختلاف ہے جس نے  
کسی مسلمان کی کفر کی طرف نسبت کی، فصول عمادیہ  
میں ہے جب کسی غیر کو ”یا کافر“ کہا تو فقیہ ابو بکر عیسیٰ  
ایسے شخص کو کافر جانتے لیکن دیگر علماء کافر نہیں جانتے،

قد اختلف فی کفر من یسب مسلما الى  
انکفر ففی الفصول العمادیة اذا قال لغيره  
یا کافر کانت الفقیہ ابو بکر الاعمش  
یقول یکفر النکاح و قال غیره لا یکفر

۱۔ فتاویٰ ہندیہ الباب التاسع فی احکام المرتدین مطلب موجبات الکفر الخ مطبوعہ نوری مکتبہ شامیہ اور ۲۷۸/۲

۲۰۱/۳	مصطفیٰ ابابانی مصر	باب التعزیر	۲۷۸/۲
۳۲۶/۱	مطبع مجتہبی دہلی	باب التعزیر	۳۲۶/۱
ص ۶۹	فصل فی الجہاد (قلمی نسخہ)	کتاب السیر	۶۹

اور مختار مفتوی کے ایسے مسائل میں یہ ہے جو غرضت عبارت کے مطابق وغیرہ سے ہندو اور نہروں کے حوالے سے ذکر کیا ہے۔ (ت)

مختار یہ ہے کہ اگر اس خطاب کا لفظ اعتقاد رکھتا ہو تو کفر نہیں اور اگر مخاطب کو کافر جانتا ہے تو کفر ہو گا کیونکہ اس صورت میں اس نے اسلام کو کفر جانا ہے، جیسا کہ عادی میں ہے۔ اور موافق میں جو کیا ہے کہ وہ بالاجماع کافر نہیں، تو اس سے اجماع تشکیل مراد ہے۔ (ت)

والمختار للفتویٰ فی جنس هذا المسائل الا ذکر مثل ما مر عن الذخيرة نقل الهندية والنهر معاً سواء بسواء۔

علامہ شمس الدین محمد نے جامع الرموز میں فرمایا: المختار انہ لو اعتقد هذا الخطاب شتماً لم يكفر، ولو اعتقد الخطاب كافرًا كفر لانه اعتقد الاسلام كفرًا كما في العمادى وصافى المواقف انه لم يكفر بالاجماع اسيد به اجماع التمسكين۔

مجمع الانهر شرح مفتی الابھر میں ہے :

قد ثبت مسلماً بيا كافر واسم الشتم ولا يعتد كفرًا غانداً بغيره ولا يكفر ولو اعتقد الخطاب كافرًا كفر لانه اعتقد الاسلام كفرًا۔

مخاطب کو کافر جانا تو کافر ہو جائے گا کیونکہ اس نے اسلام کو کفر جانا۔ (ت)

علامہ عبد الغنی شرح طریقہ محمدیہ میں احکام سے ناقل المختار للفتویٰ (فذكر عين ما مر عن البرجندی و زاد) ومن اعتقد ان دين الاسلام كفر كفر۔

اگر کسی نے کسی مسلمان کو "یا کافر" کہہ کر قہمت لگائی اور مراد کافی لی اور اسے کافر جانا تو ایسی صورت میں اس پر تعزیر نافذ کی جائے گی مگر کافر نہ ہو گا، اور اگر مخاطب کو کافر جانا تو کافر ہو جائے گا کیونکہ اس نے اسلام کو کفر جانا۔ (ت)

مختار للفتویٰ یہ ہے (پھر بعد وہی ذکر کیا جو برجندی سے نقل ہے اور یہ اضافہ کیا) اور جس کا یہ اعتقاد ہو کہ دین اسلام کفر ہے وہ کافر ہو گیا۔ (ت)

۶۸/۲	مطبوعہ نوکلشور کھنہ	کتاب الحدود	جلہ شرح نقایہ برجندی
۵۳۵/۲	مکتبہ اسلامیہ گنبد قاموس ایران	فصل من قذف	جلہ جامع الرموز
۶۱۰/۱	دار احیاء التراث العربی بیروت	فصل فی التعزیر	جلہ مجمع الانهر شرح مفتی الابھر
۲۱۲/۲	مطبوعہ مکتبہ نور دہلیہ فیصل آباد	النوع الرابع المستثنى من الکذب	جلہ طریقہ نیر شرح طریقہ محمدیہ النوع الرابع من الانواع المستثنى من الکذب



اس مذہب مفتی پر بھی اس طائفہ تائفہ کو سخت دقت کہ یہ قطعاً اپنے اعتقاد سے مسلمانوں کو کافر و مشرک کہتے اور اپنی تصانیف میں لکھتے اور اُس پر فتوے دیتے ہیں تو باتفاق ہر دو مذہب ان کا کافر ہونا لازم اور ان کے پیچھے نماز ایسی جیسے کسی یہودی یا نصرانی یا مجوسی یا ہندو کے پیچھے ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم سبحان اللہ کہہ کر وہ نیافت چاہ گن را چاہ در راہ ، مسلمانوں کو ناجی مشرک کہتا تھا احادیث صحیحہ و مذہب ائمہ کرام و فقہائے عظام پر خود انہیں کے ایمان کے لالے پڑ گئے تھے

دید کی خون ناحق پروانہ شمع را چندان امان نہاد کہ شبہ را سحر کند

ماذا اذ اخاضک یا صغیر و در فی الخطر حتی هکلت فلیت الخلل لم تظفر

(تو نے دیکھا کہ پروانہ کے خون ناحق نے شمع کو اس طرح امان نہیں دی کہ وہ رات کو سحر کرے ،

اسے مغرور ! کس چیز نے تجھے خطرے میں ڈال دیا حتیٰ کہ تُو ہلک ہوا کاشش جیتی نہ اڑتی !)

مشرک حاشیہ ہم پھر بھی دامن احتیاط ہاتھ سے نہ دیں گے اور یہ ہزار تہیب بوجہ ہیں کہیں ہر نہار ان کو کھنکھار نہ کریں گے ہاں ہاں یوں کہتے ہیں اور فدا و رسول کے حضور کہیں یہ نوک بزم ہیں غلطی ہیں ظالم ہیں بدعتی ہیں ضال ہیں مضل ہیں غری ہیں مبطل ہیں مگر یہ بات کافر نہیں مشرک نہیں اتنے بد راہ نہیں ، اپنی بانوں کے دشمن ہیں عدو اللہ نہیں ، ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ،

کفوا عن اهل لا اله الا الله لا تکفروا هم بذنب ، فمن اکفرا اهل لا اله الا الله فهو الى الکفر اقرب اخرجہ الطبرانی فی الکبیر یسند حسن عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔  
یعنی لا الہ الا اللہ کہنے والوں کو کسی گناہ پر کافر نہ کہو بولا الہ الا اللہ کہنے والے کو کافر کہو وہ خود کفر سے نزدیک تر ہے۔ اسے طبرانی نے المعجم الکبیر میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سند حسن کے ساتھ روایت کیا ہے۔

اور مروی کہ فرماتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم ،

ثلث من اهل الايمان انکف عن قال لا اله الا الله ولا تکفروا بذنب ولا تخرجہ من الاسلام بعمل الحدیث۔ اخرجہ  
یعنی اصل ایمان سے ہے یہ بات کہ لا الہ الا اللہ کہنے والے سے زبان روکی جائے اسے کسی گناہ کے سبب کافر نہ کریں اور کسی عمل پر دائرۃ اسلام سے خارج نہ بنائیں

۱۲/۲۴۲ مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ بیروت  
۱/۳۴۳ سنن ابی داؤد کتاب الجہاد باب فی الغزو مع ائمتہ الجورہ آفتاب عالم پریس لاہور



لا عن شبهة أو تأويل أو خلافاً له مسلم  
بظاهرة دلالة نصه في شق القلوب و  
التطلع إلى أماكن الغيوب ولم نعثر  
منه على انكار شيء من ضروريات الدين  
فكيف يهجم على نظير ما هجم عليه ذلك  
السفيه هذا هو التحقيق عند الفقهاء  
الكرام أيضاً يد عن يذلك من احاط  
بكل ما هم واطلع على مراسيم مرحمة  
الله تعالى عليهم اجمعين الا ترى ان  
الخوارج حذرهم الله تعالى قد اكفروا  
امير المؤمنين ومولى المسلمين علياً رضي  
الله تعالى عنه ثم هم عندنا لا يكفرون  
كما نص عليه في الدر المختار والبيان  
الرائق وسرد المحتار وغيرها من معتبرات  
الاسفاس واما ما مر من تقرير الدليل  
على التكفير فانت تعلم ان لانهم المذهب  
ليس بمذهب واما الاحاديث فمؤلة عند  
المحققين كما ذكره الشراح الكرام  
اقول ومن ادل دليل عليه قوله  
صلى الله تعالى عليه وسلم في الحديث  
العام فهو الى الكفر اقرب فلم يسمه كافراً و  
انما قر به الى الكفر لان الاجراء على الله  
تعالى يشل ذلك قد يكون يريد الكفر والعباد  
يا لله رب العالمين ولا حول ولا قوة الا بالله  
العلي العظيم

کافر قرار دیا جاتا ہے جب اس میں کوئی تاویل و شبہ نہ ہو  
اگر ایک وہاں شبہ ہو سکتا ہو تو کافر نہیں ہوگا کیونکہ  
جب وہ بظاہر مسلمان ہے تو ہم دل چھاڑ کر دیکھتے  
اور امور غیبیہ پر مطلع ہونے کے پابند نہیں اور نہ ہی ہم  
اس کے کسی ایسے عمل پر مطلع ہوتے ہیں جو ضروریات  
دین کے انکار میں ہو اور ہم اس طرح اس پر حملہ آور  
کیسے ہو سکتے جس طرح وہ بوقوف کسی دوسرے پر  
ہوتا ہے، فقہاء کرام کی بھی تحقیق بنی براس شخص کو  
بھی اس بات کا اذعان حاصل ہو گا جس نے فقہاء  
رحمہم اللہ علیہم اجمعین کے کلام کا احاطہ کیا اور ان کے  
مدعا سے آگاہ ہوا ہو کیا آپ نہیں جانتے کہ خوارج  
(اللہ انھیں رسوا کرے) نے امیر المؤمنین کے مسلمان  
مقتول علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کافر قرار دیا پھر وہ ہمارے  
نزدیک کافر نہیں، جیسا کہ اس پر در مختار، البحر الرائق  
رد المحتار اور دیگر معتبر کتب میں تصریح ہے اور جو تکفیر  
پر تقریر دلیل گزرتی ہے آپ جانتے ہیں لازم مذہب مذہب  
نہیں ہوتا، رہا معاملہ احادیث کا تو وہ محققین کے ہائی  
مقول ہیں اپنے ظاہر پر نہیں جیسا کہ شارحین کرام نے  
ذکر کیا ہے اقول (میں کہتا ہوں) سب سے  
قوی دلیل نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد  
ارشاد گرامی ہے کہ وہ کفر کے زیادہ قریب ہے آپ  
نے اسے کافر نہیں فرمایا قریب کفر فرماتے کی وجہ یہ ہے  
کہ ایسا عمل اللہ تعالیٰ کے سامنے جرات و دلیری ہے کیونکہ  
ابن جیسے الفاظ سے بعض اوقات کفر مراد ہوتا ہے یہ بغلیں  
اپنی پناہ عطا فرمائے (ت)

خیر تا ہم اس قدر میں کلام نہیں کریں حضرات غیر مقلدین و سائر اخلاف طوائف نجدیہ مسلمانوں کو ناحق کافرو  
مشرک ٹھہرا کر ہزار ہا اکابر ائمہ کے طور پر کافر ہو گئے اس قدر مصیبت ان پر کیا کم ہے و المیہ اذ بانہ سبب جنت و  
تعالیٰ، علامہ ابن حجر مکی اعلام بقواطع الاسلام میں فرماتے ہیں:

انه يصير مرتداً على قول جماعة وكفى بهذا  
خساراً وتقصيراً

تو بحکم شرع ان پر توبہ فرض اور تجدید ایمان لازم، اس کے بعد اپنی عورتوں سے نکاح جدید کریں۔

في الدر المختار عن شرح الوهبانية  
للعلامة حسن الشرنبلالي ما يكتفون كفسراً  
اتفاقاً يطل العمل والنكاح فاولاد  
اولاد ترفي وما فيه خلاص يؤمر بالاستغفار  
والتوبة وتجديد النكاح.

اختلاف ہو اس پر استغفار، توبہ اور تجدید نکاح  
کام مکمل کیلئے۔ (دست)

اعلمت کو چاہئے ان سے بہت پرہیز و کفیل ان کے معاملات میں شریک نہ ہوں، اپنے معاملات میں  
انہیں شریک نہ کریں، ہم اور احادیث نقل کر آئے کہ اہل بدعت بلکہ فساق کی صحبت و مخالفت سے مانعت  
آئی ہے اور بیشک بد مذہب، اگر ہیں اور صحبت مؤثر اور طبیعتیں سراقہ اور قلوب منقلب، حضور سید عالم صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

انما مثل الجلوس الصالح وجليس السوء  
كحامل المسك وناقله انكبر فحامل المسك اما ان  
يحدثك واما ان تباع منه واما ان تجد منه  
من يحاط به وناقله انكبر اما ان يحرق  
شبابك واما ان تجد منه ريحاً خبيثة

نیک ہم نشین اور بد جلس کی مثال یونہی ہے جیسے  
ایک کے پاس مشک ہے اور دوسرا دھوکائی دھونکتا  
ہے مشک والا یا تو تجھے مشک بیہ کرے گا یا تو اس سے  
فریدے گا اور کچھ نہ ہو تو خوشبو تو آئے گی اور دھو  
دوسرا یا تیرے کپڑے جگا دے گا یا تو اس سے بدبو

سبحان علامہ بقواطع الاسلام مع سبل النجاة مطبوعہ مکتبہ حقیقۃ استنبول ترکی ۳۶۲

۲۵۹ / ۱ مطبوعہ مطبع مجتبیٰ دہلی باب المرتد

۸۳۰ / ۲ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی کتاب الذبائح باب المسک

۳۲۰ / ۲ نور محمد اصح المطابع کراچی باب استحباب الز